سوال

(735) والدہ کو نصیحت کرنے کے نتیجے میں اس کی ناراضگی کا سامنا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں سمجھتی ہوں کہ میری والدہ صراط مستقیم پر نہیں تو جب کبھی میں اسے نصیحت کرتی ہوں تو وہ غصہ کرتی اور ناراض ہوجاتی ہے اور کئی کئی دن مجھ سے گفتگو تک نہیں کرتی، لہذا میں اپنے اوپر اس کی اور اللہ کی ناراضگی کا شکار ہوئے بغیر اور اپنے اوپر اس کی بددعا سے بچتے ہوئے کیسے نصیحت کر سکتی ہوں، یا پھر اس کے رضا اور اس کی رضا کے ذریعے اللہ کی خوشنودی پانے کے لیے اس کو نصیحت کرنا چھوڑ دوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تیرا ذمہ ہے کہ تو اپنی والدہ کو بار بار نصیحت کرتی رہ اور اس کے فعل کے گناہ ہونے اور اس کی سزا کو بیان بھی کر، اور اگر کوئی نتیجہ نہیں نکلتا تو اس کے خاوند، باپ یا اس کے ولی کو بھی بتا تاکہ وہ اسے نصیحت کریں۔ اگر اس کا عمل بڑے بڑے گناہوں سے ہے تو اس سے ترک تعلق کرنے پر تمھیں کوئی گناہ نہیں اور نہ ہی اس کا بددعا کا یا تیرے حوالے سے اپنی نافرمانی یا قطع تعلقی کا الزام عائد کرنے سے تیرا کچھ بگڑے گا۔ تو نے تو اسے صرف اللہ کے لیے غیرت کھاتے ہوئے اور برائی کے انکار کے لیے ایسا کیا ہے۔ تو اگر وہ عمل چھوٹے گناہوں سے ہے تو پھر قطع تعلقی کا کوئی حق نہیں۔ (سماحۃ الشیخ عبداللہ بن جبرین)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 652

محدث فتویٰ